# وادی غذر

شور مچاتی ندیوں نالوں، برف پوش چوٹیوں سرسبز میدان رنگارنگ پھولوں سے مزئین

## سیاحوں کیلئے جنت نظیر وادیاں

پوری بستی انگور کی بیلوں سے ڈھکی ہوئی ہے، کچے گھروں کی چھتوں کے اوپر سے بیلیں گزرتی ہیں۔ جب ان میں پھل آتا ہے تو پوری بستی میں انگور کے خوشے لٹکے نظر آتے ہیں جو مسحور کن منظر پیش کرتے ہیں۔ گلیوں اور سڑکوں پر ان کے پتوں کی چھاوں، خوش گوار ٹھنڈک، بیلوں میں سے چھن کر آنے والی سورج کی کرنیں، فضا میں انگوروں کی مہکتی خوشبو، چہل قدمی کے دوران شہری علاقے کے لوگوں کے دل و دماغ پر خوش گوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ وہ یہاں چند روز گزارنے کے خواہش مند ہوتے ہیں لیکن یہاں کے باسی انہیں اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ کوئی عجوبہ ہوں

## وادی غذر کا ایک خوب صورت منظر

خالق کائنات نے پاکستان کو فطرت کی تمام رنگینیوں سے نوازا ہے۔ سرسبز مرغزار، جنگلات، جادوئی مناظر والی جھیلیں، آب شاریں، جھرنے، لوک اور افسانوی داستانوں والی پریوں کی سیرگاہیں، دنیا کی بلندترین چوٹیاں اور سربہ فلک پہاڑی سلسلے ہیں جن کے دامن میں لاتعداد پرفضا مقامات اور وادیاں خیبر پختون خوا، گلگت اور پنجاب کے صوبوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ دنیا بھر سے سیاح گلگت، چترال، سوات، کاغان، ناران کی سیر کے لیے آتے ہیں اور اپنے دل میں حسین یادیں لے کر واپس جاتے ہیں۔ وہ ان علاقوں کے سرسبز مناظر کو ہی کو فطرت کا حسن سمجھتے ہیں لیکن وہ اس سے لاعلم ہیں کہ قدرت نے اپنے حقیقی جلوے تو دور دراز علاقوں میں بکھیرے ہوئے ہیں جہاں پہنچنے کے لیے دشوار گزار پہاڑی راستوں، ہزاروں فٹ گہری گھاٹیوں اور اندھے موڑ سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ وہ لواری ٹاپ کے بل کھاتے، ہیبت ناک راستوں سے گزر کر چترال اور کافرستان جب کہ شاہراہ قراقرم کے اندھے موڑ اور عمودی چڑھائیوں پر افق کی جانب سفر کرتے ہوئے گلگت اور ہنزہ پہنچتے ہیں لیکن ان میں سے بہت کم لوگوں کی نگاہیں گلگت کے دورافتادہ مقامات کی طرف جاتی ہے جہاں زندگی اپنے اصل رنگوں میں نظر آتی ہے۔ وادی غذر بھی ان میں سے ایک ہے۔

، کچے گھروں کی چھتوں کے اوپر سے بیلیں گزرتی ہیں۔ جب ان میں پھل آتا ہے تو پوری بستی میں انگور کے خوشے لٹکے نظر آتے ہیں جو مسحور کن منظر پیش کرتے ہیں۔ گلیوں اور سڑکوں پر ان کے پتوں کی چھاوں، خوش گوار ٹھنڈک، بیلوں میں سے چھن کر آنے والی سورج کی کرنیں، فضا میں انگوروں کی مہکتی خوشبو، چہل قدمی کے دوران شہری علاقے کے لوگوں کے دل و دماغ پر خوش گوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ وہ یہاں چند روز گزارنے کے خواہش مند ہوتے ہیں لیکن یہاں کے باسی انہیں اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ کوئی عجوبہ ہوں۔ مرکزی سڑک سے ہٹ کر یہ ایک گم نام بستی ہے جہاں صرف اس کے رہائشی ہی جاتے ہیں، جب کہ سیاحوں کے قدم یہاں شاذ و نادر ہی پہنچتے ہیں۔ اسی وجہ سے، یہ گاوں دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے۔ جب کوئی نو وارد یہاں آتا ہے تو اس کی شکل کو دمقامی لوگ حیرانی سے ٹکٹکی باندھے تکتے رہتے ہیں جب کہ بچےگھبرا کر وہاں سےبھاگ جاتے ہیں ۔ کچھ دیر قیام کے بعد جب یہاں سے آگے چلیں تو گاہکوچ کا علاقہ آتا ہے جو غذر کا ضلعی ہیڈکوارٹر ہے۔ یہاں ایک چھوٹا سا بازار ہے جہاں خریداروں کا ہجوم رہتا ہے۔ غذر سے اگلا مستقر گوپس کی وادی ہے جس سے آگے ایک جھیل واقع ہے جس کے اطراف میں ہرے بھرے درخت لگے ہوئے ہیں جو سہانا منظر پیش کرتے ہیں یہ پھنڈر جھیل ہے جسے اس وادی کے ماتھے کا جھومر کہا جاتا ہے۔ گاہکوچ تک کا سفر ڈیڑھ سے دو گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ چترال کی سیر کے بعد اگر سیاح غذر کی وادی آنا چاہیں تو انہیں شیندور کے درے سے گزر کر سات گھنٹے میں وادی غذر پہنچتے ہیں۔ اس وادی کی آبادی زیادہ تر دہقانوں اور گجروں پر مشتمل ہے۔ غذر مقامی زبان کے لفظ غرض کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کے معنی پناہ گزیں کے ہیں۔ چترال کے حکمراں جنہیں مہتر کہا جاتا تھا، ناپسندیدہ لوگوں کو اپنی راجدھانی سے نکال کر بطور سزا، غذر کی وادی میں گوپس کے مقام پر بھیج دیتے تھے۔ ان معتوب افراد کے یہاں بسنے کے بعد اس علاقے کی آبادی بڑھتی گئی۔ 1972 کے بعد پاکستانی حکومت کی جانب سے نئی سیاسی اصلاحات متعارف کرائی گئیں، جس کے نتیجے میں پاکستان سے ریاستی نظام کا خاتمہ ہوگیا اور چترال کی وادی پاکستان کی عملداری میں آگئی، جس کے بعد غذر کو ایک علیحدہ ضلع بنا دیا گیا۔ تاریخی حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں اس علاقے پر مقامی راجاوں کی حکمرانی رہی ہیاور وادی پونیال اور یاسین کے کٹورے، بروشے اور کھوشوتے خاندان کے افراد مختلف ادوار میں تھومس یا مہتر کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ بعد ازاں یہ تمام علاقہ چترال اور کشمیر کے ڈوگرہ حکمراں کے درمیان تقسیم ہوگیا۔ 1 8 9 5 میں ہندوستان کی برطانوی حکومت نے اسے کشمیر کی باجگزاری سے علیحدہ کر کے گلگت ایجنسی میں شامل کردیا اور یہاں انگریز سرکار کی حکومت قائم ہوگئی۔ بعد میں غذر کے حاکم راجہ گوہر امان نے گلگت ایجنسی کے تمام حکمرانوں کو شکست دے کر تھوئی سے بگروٹ تک کا علاقہ اپنے تسلط میں کرلیا۔ گوہر امان کے انتقال کے بعد کشمیر کے مہاراجہ نے یاسین اور ماوڈی کے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی، لیکن اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ وادی غذر کے آخری مہتر تھوم غلام دستگیر کے انتقال کے بعد اس علاقے سے شخصی حکمرانی کا خاتمہ ہوگیا۔

ضلع غذر چار تحصیلوں گوپس، اشکومن، پونیال اور یاسین پر مشتمل ہے۔ یہاں پر سیاحوں کی دلچسپی کے حامل متعدد پرکشش مقامات ہیں جن میں دادی پونیال خاصی اہم ہے ۔ یہ وادی بے شمار حسین مناظر اور سرسبز دیہات پر محیط ہے، جن میں شرقیلہ، سنگول اور بوبر قابل ذکر ہیں۔ گاہکوچ ، وادی غذر کا صدر مقام ہے، جو وادی پونیال کا ہی حصہ ہے۔ یہ علاقہ پھلوں خاص کر انگوروں کی پیداوار کے لحاظ سے خاصا مشہور ہے ۔ یہاں پر بتھریتھ نالہ بہتا ہے جو دیامیر میں دیرل دریا سے مل جاتا ہے۔ شیر قلعہ پونیال کا مرکزی قصبہ ہے جو **40** کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، یہ دل فریب مناظر والا حسین سیاحتی مقام ہے۔ اس وادی سے **5 6** کلومیٹر کے فاصلے پر ٹراوٹ مچھلی کی فارمنگ ہوتی ہے۔ اشکومن غذر کی ایک اور خوب صورت وادی اور تحصیل ہے، جو قدیم تہذیب و ثقافت کی حامل ہے۔ یہ وادی برغول سے سوختر آباد) کرمبر (اور غوٹلتی میں درکوت یاسین کی سر حد تک بے شمار خوب صورت دیہات کے ساتھ ہندوکش اور قراقرم کے پہاڑی سلسلوں کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے مشہور گاوں میں غوٹلتی، کوٹ، فیض آباد، تشکن ، مومن آباد، جلال آباد، ایمت، بلہنز ،تشنہ لوٹ، دیور داس، بورتھ، شمس آباد، گشگش ، بار جنگل، شونس، پکورہ، چٹور کھنڈ، دائین، برگل، شولجہ، دلتی اور تھپشکن شامل ہیں۔ اشکومن کے صدر مقام کا نام چٹور کھنڈ ہے جو ضلعی ہیڈ کوارٹر گاہکوچ سے **60** کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کے شمال مغرب میں ڈوک کے مقام پر وادی اشکومن دو بڑے حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اشکومن کو قدرت نے حسین وجمیل سرسبز و شاداب وسیع و عریض جنگلات ، سبز چراگاہوں اور جھیلوں پر مشتمل قصبات سے نوازا ہے۔ برغول سے آگے چٹور کھنڈ نالہ اپنی وسعت اور شادابی کے لحاظ سے مشہور ہے ۔ حایول کا دل نشین نظارہ قدرتی مناظر کی بہترین مثال ہے۔ ترنگول کے مقام پر غوچھار آبشار واقع ہے ۔ ایک درجن سے زائد پہاڑی نالوں اور جھیلوں کی وجہ سے پوری وادی پانی پر تیرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک نالہ پکورہ بھی ہے جو آگے جا کر وسیع و عریض دریا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں کی سرسبز چراگاہیں قدرت کے حسین شاہ کار کی صورت میں موجود ہیں۔ دلتی کی پہاڑی پر قدیم کھنڈرات پائے جاتے ہیں جنہیں ڈربن کہتے ہیں جہاں ہزاروں سال قدیم تہذیب و ثقافت کے آثار پائے جاتے ہیں ۔

گوپس غذر کی ایک اور خوب صورت وادی ہے جہاں کی دلکش مناظر سیاحوں کا دل موہ لیتے ہیں۔ وادی یاسین، یادرشیگم کوہ ہندوکش کے دامن میں واقع ہے۔ یہاں سیاحوں کے لیے ٹریکنگ اور ہائیکنگ کے وسیع مواقع ہیں۔ پھندر کا قصبہ بھی وادی غذر کا ایک خوب صورت علاقہ ہے۔ حسن و دل کشی اور دل فریب مناظر کی وجہ اسے چھوٹا کشمیر کہا جاتا ہے۔ اس علاقے کی نیلگوں پانی والی پھندر جھیل کا شمار پاکستان کی مسحور کن جھیلوں میں ہوتا ہے۔ چاروں اطراف گھنے درخت اور ان پر چہچاتے پرندے عجب سماں پیش کرتے ہیں۔ اس جھیل کے اطراف پرندوں کی ایک نایاب نسل پائی جاتی ہے جسے برڈز آف پیراڈائیز کہتے ہیں۔ ایک فٹ لمبی دم والا یہ پرندہ دیکھنے میں انتہائی خوب صورت لگتا ہے۔ جھیل کے عین اوپر، پہاڑی پر ٹورزم ڈیولپمنٹ کا ریسٹ ہاوس بنا ہوا ہے، جہاں سے جھیل کا نظاہ اور بھی حسین لگتا ہے۔ کرومبر جھیل بھی وادی کی حسین جھیلوں میں سے ایک ہے۔ یہ اشکومن کے بالائی علاقے میں واخان کی پٹی کے قریب واقع ہے۔ گلگت سے جب غذر روڈ پر سفر کریں تو گاہکوچ اور وادی پندھر کے درمیان خلطی جھیل آتی ہے۔ اس کا پانی سڑک کے دونوں اطراف خشکی کی سطح کے ساتھ بہتا ہے، ۔ اس وادی میں کئی مشہور درے ہیں جن میں کرمبر، چلنگی، نلتھر ، بچر، تھول درے قابل ذکر ہیں۔